روزنامہ   ٹیلی فون نمبر 213029   C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

جمعرات 13 ستمبر 2001ء 24 جمادی الثانی 1422 ہجری-13 تبوک 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 208

بحری فتوحات کی خوشخبری

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام حرامؓ کے گھر میں سو رہے تھے پھر آپ مسکراتے ہوئے اٹھ بیٹھے اور فرمایا کہ مجھے رویا میں میری امت کے لوگ دکھائے گئے جو جہاد فی سبیل اللہ کی خاطر سمندر میں اس شان و شوکت سے سفر کریں گے جیسے بادشاہ تخت پر بیٹھے ہوتے ہیں۔

(صحیح بخاری کتاب التعبیر باب الرویا بالنہار)

جلسہ جرمنی کے دوسرے روز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب - 25 اگست 2001ء

ہندوستان میں اس سال 4 کروڑ سے زائد افراد حلقہ بگوش احمدیت ہوئے

ہندوستانی اخبارات کی طرف سے جماعت احمدیہ کی کامیابیوں کا برملا اعتراف

قسط ششم - آخری

ہندوستان کی عظیم الشان کامیابیاں

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ساری دنیا کی کوششیں ایک طرف اور ہندوستان ایک طرف - دونوں گھوڑے ساتھ ساتھ دوڑ رہے ہیں- حضور نے فرمایا 1991ء کے جلسہ سالانہ پر میں نے بھارت کی جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا کہ قادیان کی بستی کو اللہ تعالیٰ نے یہ اعزاز عطا کیا ہے کہ آخرین کا موعود اس بستی میں بھیجا- ہندوستان کو یہ اعزاز زندہ رکھنا چاہئے- حضور نے فرمایا میں بار بار بڑے عجز و انکسار کے ساتھ ان کو متوجہ کرتا رہا کہ کسی دوسرے کو یہ اجازت نہ دیں کہ یہ اعزاز کسی اور جگہ مثلاً غانا یا نائیجیریا یا گیمبیا یا کسی اور ملک میں گاڑ دیں اس اعزاز کو اپنے بازوؤں اور سینے سے چمٹائے رکھیں حضور نے فرمایا اٹھو اور شیروں کی طرح پھیل جاؤ- یہ آپ کی سعادت ہے اس کو قائم رکھیں- حضور نے فرمایا کہ چنانچہ ہندوستان نے اس پر لبیک کہا اور اس سال خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہندوستان کو 4 کروڑ 25 لاکھ 36 ہزار سے زائد بیعتیں پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے- اس زبردست کامیابی کا اعلان سن کر جلسہ گاہ میں موجود حاضرین نے اس زور سے فلک شگاف نعرے لگائے کہ پنڈال لرز گیا-

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ان عظیم الشان فتوحات کی وجہ سے مخالفین میں صف ماتم بچھی ہوئی ہے- اخباروں کے صفحے کے صفحے سیاہ کئے جا رہے ہیں اور لوگوں کو جماعت کے خلاف اکسایا جا رہا ہے- حسد کی آگ میں مخالفین جل بھن گئے ہیں- اس کی چند مثالیں پیش ہیں-

ہندوستانی اخبارات کا اعتراف

اتر پردیش کی **ایک** تنظیم نے ایک پمفلٹ شائع کیا ہے جس میں اعتراف کیا گیا ہے کہ اس وقت تک قادیانی مذہب میں شامل ہونے والوں کی تعداد 8 کروڑ سے تجاوز کر چکی ہے اگر یہی حالت رہی تو کوئی گاؤں کوئی شہر قادیانیوں سے خالی نہیں رہے گا- حضور نے فرمایا ''انشاء اللہ''

ایک اور اخبار ہفت روزہ نئی دنیا نے اپنی 22 سے 28 جون 2001ء کی اشاعت میں لکھا ہے کہ علماء کی کوششوں کے باوجود قادیانی دھرم روز بروز پھیلتا چلا جا رہا ہے یہی اخبار مزید لکھتا ہے کہ ایک سروے کے مطابق 5 کروڑ سادہ لوح مسلمان قادیانیوں کے جال میں پھنس چکے ہیں- قادیانی یوپی، راجستھان، بہار، بنگال، کرناٹک اور آندھرا پردیش میں 5 کروڑ سے زائد مسلمانوں کو احمدی بنا چکے ہیں-

کل ہند مجلس ختم نبوت دیوبند نے امت مسلمہ سے قادیانیوں کے خلاف صف آراء ہونے کی اپیل کی ہے- ایک اشتہار میں وہ لکھتے ہیں- مسلمان بھائیو! مسلم قوم کو بچانے کے لئے یہ جہاد کا وقت ہے-

روزنامہ عوام نئی دہلی نے 13 جون 2001ء کی اشاعت میں مجلس ائمہ مساجد کے سیکرٹری کے حوالے سے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں علمائے دیوبند اور دہلی سے درخواست کی گئی ہے کہ قادیانیوں کے خلاف ایک متحدہ محاذ چلایا جائے تاکہ ان کی چالوں سے ہندوستانی مسلمانوں کو محفوظ رکھا جا سکے-

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا لیکن یہ کبھی نہیں ہو سکتا ناممکن ہے خدا نے جو آواز پھیلانے کے لئے قائم کی ہے دنیا کی کوئی طاقت اسے روک نہیں سکتی-

حضور ایدہ اللہ نے اس موقع پر حضرت مسیح موعود کا ایک ارشاد پڑھ کر سنایا' حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں' یہ لوگ، یاد رکھیں ان کی عداوت سے (احمدیت) کو کوئی بھی نقصان نہیں پہنچ سکتا- خدا تعالیٰ نے چاہا کہ دین کا نور دنیا میں پھیلا دے- دین کی برکتیں رک نہیں سکتیں- خدا تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے صاف لفظوں میں فرمایا ہے- میں فتاح ہوں- میں تیری خاطر فتح کروں گا- تو عجیب مدد دیکھے گا وہ سجدہ گاہوں میں گر پڑیں گے یہ کہتے ہوئے کہ اے ہمارے رب ہمیں بخش دے- یقیناً ہم ہی خطا کار ہیں-

زبردست قہری نشان

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا صوبائی امیر یوپی لکھتے ہیں ضلع لاکھی پور کے گاؤں کرن پور سے سالانہ جلسہ قادیان 2000ء میں شرکت کے بعد نومبایعین واپس لوٹے تو مولویوں نے ان کی شدید مخالفت کی اور حضرت مسیح موعود اور خلفائے کرام کے لئے نازیبا الفاظ استعمال کئے- نومبایعین نے کہا کہ جو چاہو کر لو اب ہم مرتے دم تک احمدیت سے الگ نہیں ہو سکتے - اس پر مخالفین نے بعض احمدیوں کو مارا پیٹا- اس پر نوجوانوں نے کہا کہ اب خدا کی تقدیر ضرور تمہیں پکڑے گی- 23 مئی 2001ء کو یہ تمام مخالفین اپنے کسی عزیز کی شادی میں شمولیت کے لئے بذریعہ بس جا رہے تھے- ایک ریلوے کراسنگ پر بس ٹرین سے ٹکرا گئی- 20 افراد موقعہ پر ہلاک ہو گئے- مرنے والوں کے جسم کے اعضاء الگ الگ ہو گئے اس عبرتناک واقعہ کو دیکھ کر مزید 15 دیہات احمدیت میں شامل ہو گئے-

مسلسل صفحہ 2 پر

تحریک جدید اور احباب

جماعت کی ذمہ داری

(ارشادات حضرت مصلح موعود)

''خدا تعالیٰ کے کام پریذیڈنٹوں اور سیکرٹریوں سے وابستہ نہیں ہوتے - اور نہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کسی جماعت سے یہ پوچھے گا کہ تمہارا پریذیڈنٹ یا سیکرٹری کیسا تھا بلکہ وہ افراد سے پوچھے گا کہ تم کیسے تھے - اگر کسی جگہ کا پریذیڈنٹ یا سیکرٹری سست ہوگا - اور ان کی سستی کی وجہ سے جماعت کے لوگ تحریک میں حصہ لینے سے محروم رہیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں معاف نہیں کرے گا بلکہ وہ کہے گا کہ تم میں سے ہر شخص سیکرٹری اور پریذیڈنٹ تھا اور تمہارا فرض تھا کہ جب کوئی پریذیڈنٹ یا سیکرٹری سستی میں مبتلا تھا تو تم خود اس کی جگہ کام کرتے .... کسی جماعت کو اس بات پر مطمئن نہیں ہو جانا چاہئے کہ اس نے تحریک جدید میں حصہ لے لیا ہے بلکہ اسے اس وقت تک اطمینان کا سانس نہیں لینا چاہئے جب تک کہ اس میں ساری جماعتیں حصہ نہ لے لیں-''

(''مطالبات تحریک جدید'' ص 11)

گلشن احمد نرسری

گلشن احمد میں بہترین پھل دار پودے، موسمی پھولوں کی پنیری، بیلیں اور سبزیوں کے بیج موجود ہیں- نئے گملوں کا سٹاک بھی آگیا ہے- پودوں کے لئے کھاد اور دیگر آلات (کھرپہ سپرے اور ادویات بھی مناسب قیمت پر حاصل کر سکتے ہیں-

(انچارج گلشن احمد نرسری)

بقیہ صفحہ 1

احمدی معلم پر ظلم اور اس کی پاداش

مکرم امان علی صاحب سرکل انچارج آسام لکھتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کھولا بندا میں شاہ جہاں علی صاحب معلم مقرر ہیں۔ وہاں احمدیوں کو سخت تکلیف دی جا رہی ہے۔ ایک بیت الذکر منہدم کر دی گئی۔ معلم صاحب کو مخالفین نے پکڑ لیا اور ان کو 100 کوڑے مارے گئے جس سے وہ بے ہوش ہو گئے۔ ایک مخالف نے کہا کہ ان کی ٹانگ کاٹ دو۔ اللہ نے فضل کیا اور وہ مخالف اپنے اس ارادے میں کامیاب نہ ہو سکا بعد ازاں اس شخص کو اس کے اپنے ساتھیوں نے گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ بہت سے دشمنوں کو سزا ہوئی۔ اس واقعے کے نتیجے میں جو لوگ احمدیت کو مٹانے کی کوشش میں تھے انہوں نے احمدیت قبول کر لی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے 7-8 نئی جماعتیں وہاں قائم ہو چکی ہیں۔

علاقہ گھر داوری کی جماعت راجم پالم کے صدر شیخ آل احمد چند ساتھیوں کے ہمراہ چند سال قبل جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے انہوں نے عہد کیا کہ میں آخری دم تک دعوت الی اللہ کرتا رہوں گا اور 100 جماعتیں قائم کروں گا۔ اللہ توفیق دے۔ وہ اس بارے میں اب دن رات کوششیں کر رہے ہیں۔ معلمین کو چین لینے نہیں دیتے۔ باوجود 80 سال کی عمر ہونے کے ہر وقت دورے پر رہتے ہیں۔

دنیا بھر میں بیعتوں کی کل تعداد

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دنیا بھر میں ہونے والی بیعتوں کی تعداد 8 کروڑ دس لاکھ 6 ہزار 721 ہے احباب جماعت نے اس پر زبردست نعرے لگا کر خدا تعالیٰ کی تحمید کی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا حضرت مسیح موعود نے فرمایا: میں اس خدا کا شکر ادا کرتا ہوں جس نے مجھے بھیجا ہے۔ باوجود اس شر اور طوفان کے جو اس پر اٹھا اور جس کی جڑ اور ابتداء اسی شہر لدھیانہ سے اٹھی اور پھر دلی تک پہنچ گئی۔ اس نے تمام طوفانوں اور ابتلاؤں سے مجھے صحیح سالم کامیاب نکال لیا۔ اور مجھے اس حالت میں اس شہر میں لایا کہ 3 لاکھ سے زیادہ مرد وزن میرے مبایعین میں داخل ہیں اور کوئی مہینہ نہیں گزرتا جس میں چار ہزار جماعت بعض اوقات پانچ ہزار سلسلے میں داخل نہ ہوتے ہوں۔

ہر ماہ 66 لاکھ

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو چار ہزار کے مقابل پر ہر ماہ احمدیت میں داخل ہونے والوں کی تعداد 66 لاکھ سے زائد ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کا ایک اور ارشاد پیش فرمایا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

کون جانتا تھا کہ جب میں ایک چھوٹے سے بیج کی طرح بویا گیا اور بعد اس کے ہزاروں پیروں کے نیچے کچلا گیا۔ اور آندھیاں چلیں اور طوفان آئے اور ایک سیلاب کی طرح شور بغاوت میرے چھوٹے سے تخم پر پھر گیا۔ پھر بھی میں ان صدمات سے بچ جاؤں گا۔ وہ تخم خدا کے فضل سے ضائع نہ ہوا بلکہ بڑھا اور پھولا اور آج وہ ایک بڑا درخت ہے جس کے سائے کے نیچے تین لاکھ انسان آرام کر رہے ہیں۔ یہ خدائی کام ہے۔ انسان کی طاقتیں جس کے مقابل پر عاجز ہیں وہ کسی سے مغلوب نہیں ہو سکتا اے لوگو کبھی تو خدا سے شرم کیا کرو۔ کیا اس کی نظیر کسی مفتری کی سوانح میں دیکھ سکتے ہو۔

حضرت خلیفہ رابع ایدہ اللہ نے فرمایا آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس درخت کے سائے تلے تین لاکھ نہیں بلکہ پندرہ کروڑ سے زائد انسان آرام کر رہے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اب میں آخری اقتباس حضرت مسیح موعود کا، آپ کے ایمانوں کی تازگی کے لئے پیش کرتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

میں بڑے دعوے اور استقلال سے کہتا ہوں کہ میں سچ پر ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری فتح ہے اور جہاں تک میں دور کی نظر سے کام لیتا ہوں تمام دنیا کو اپنے تحت اقدام دیکھتا ہوں۔ اور قریب ہے کہ میں ایک عظیم الشان فتح پاؤں کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھ رہی مگر میں دیکھ رہا ہوں۔ میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے اور آسمان پر ایک جوش اور ابال پیدا ہوا جس نے پتلی کی طرح اس مشت خاک کو کھڑا کر دیا ہر ایک وہ شخص جس پر توبہ کا دروازہ بند نہیں عنقریب دیکھ لے گا کہ میں اپنی طرف سے نہیں۔ کیا وہ آنکھیں بینا ہیں جو صادق کو شناخت نہیں کر سکتیں جس کو اس آسمانی صدا کا احساس نہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اب اس اقتباس کے ساتھ میں اس خطاب کو ختم کرتا ہوں۔

دعا کی تحریک

حضور نے فرمایا سب سے آخر پر دعا کی تحریک کرتا ہوں درمیان میں حضور نے فرمایا اب تک کی حاضری کی رپورٹ یہ ہے کہ کل حاضری 38 ہزار 6 سو 20 ہے۔ اب آپ دعا کر لیں۔ سب سے زیادہ دعا میں اپنے مظلوم پاکستانی بھائیوں کو یاد رکھتا ہوں۔ جتنی کامیابیاں ہو رہی ہیں ہمارے مظلوم پاکستانی بھائیوں کی قربانیوں کے نتیجے میں حاصل ہو رہی ہیں۔ وہ قربانیاں جو انہوں نے پاکستان کی جیلوں میں دی ہیں اللہ تعالیٰ نے ان قربانیوں کو قبول فرمایا ہم سب کا فرض ہے کہ ہم ان کے لئے دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کے حالات کو تبدیل فرما دے اور یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں خیریت سے پاکستان واپس لے جائے۔ اور ہم اپنی آنکھوں سے اپنی کامیابیوں کو دیکھیں میں یہ جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ بہت عظیم خدا ہے وہ بہت برا حشر کرنے والا ہے۔ اس لئے دعا میں میرے ساتھ شامل ہو جائیں اس کے بعد حضور نے دعا کرائی اور آمین کہنے کے بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ کہہ کر تشریف لے گئے۔

قیام نماز کا آخری کارخانہ خاندان ہے اسے حرکت دینے کے لئے جماعتی تنظیمیں قائم ہیں

ذیلی تنظیمیں ہر ماہ مجلس عاملہ کا ایک اجلاس قیام نماز پر غور کرنے کے لئے منعقد کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے کہ نماز کے قیام کا آخری کارخانہ خاندان ہی ہو گا اس کارخانے تک پہنچنے کے لئے اسے بیدار کرنے کے لئے اسے حرکت دینے کے لئے جماعت کی مختلف تنظیمیں قائم ہیں۔ پس لجنہ عورتوں کو تو متوجہ کرے اور آخری نظر اس بات پر رکھے کہ اہل خانہ کے اندر نماز قائم کرنے کی ذمہ داری خود اہل خانہ کی ہے۔ لجنہ عورتوں سے کہے کہ آپ ہم سے سیکھیں اور پھر اپنے بچوں کو سکھائیں، اپنے خاوندوں کو اپنے بیٹوں کو اپنی بیٹیوں کو بار بار پانچ وقت نماز کی طرف متوجہ کرتی رہیں۔ جو مرد یا بچے نماز کے وقت گھر میں بیٹھے ہوئے ہیں عورتیں ان کو اٹھائیں کہ تم نماز پڑھنے جاؤ نماز پڑھ کر واپس آؤ پھر آرام سے بیٹھ کر کھانا کھائیں گے اسی طرح بچوں کو بھی نماز کے لئے تیار کریں اور گھر کی بیٹیوں پر نظر رکھیں کہ وہ نماز ادا کر رہی ہیں۔ والدین میں سے باپ کی اول ذمہ داری ہے مگر بیٹیوں کے معاملہ میں باپ کے اوپر کچھ مشکلات بھی ہوتی ہیں اس کو یہ پتہ نہیں لگتا کہ اس نے کب نماز پڑھنی ہے کب نہیں پڑھنی اس لئے وہاں جب تک ماں مدد نہ کرے اس وقت تک باپ پوری طرح اپنے فرائض کو ادا نہیں کر سکتا۔ اور بھی بہت سے مسائل ہیں نماز سے تعلق رکھنے والے جو ماں سکھا سکتی ہے۔

اسی طرح خدام نوجوانوں کو صرف یہ تلقین نہ کریں کہ تم نماز میں آؤ بلکہ یہ تلقین کریں کہ تم خود بھی آؤ اور اپنے بھائیوں کو بھی نماز پر قائم کرو اور اپنے والدین کو بھی نماز پر قائم کرنے کی کوشش کرو۔ انصار کو یہ توجہ دلانی چاہئے اپنے ممبران کو کہ تم اس عمر میں داخل ہو گئے ہو جس میں جواب دہی کے قریب تر جا رہے ہو۔ ویسے تو ہر شخص ایک لحاظ سے ہر وقت ہی جواب دہی کے قریب رہتا ہے لیکن انصار بحیثیت جماعت کے اپنی جواب دہی میں قریب تر ہیں۔ اور جو وقت پہلے گزر چکا ہے اس میں اگر کچھ خلا رہ گئے ہیں وہ ان کو بھی پورا کرنا شروع کریں، اس طرح ان کا کام اور ذمہ داری دہری ہو جاتی ہے۔ ان کو چاہئے کہ وہ موجودہ وقت کی ذمہ داریاں بھی پوری کریں اور گذشتہ گذرے ہوئے وقت کے خلاء بھی پورے کریں انصار اپنے ساتھیوں کو بتا بتا کر اس طرح بیدار کریں کہ ان کو اپنی فکر پیدا ہو۔

تنظیمیں نسبتاً زیادہ بیدار رہ سکتی ہیں اگر وہ ایک معین پروگرام بنالیں ہر ہفتے یا ہر مہینے میں ایک دفعہ خاص نماز کے موضوع پر غور کرنے کیلئے اکٹھے مل کر بیٹھا کریں گے، ہمیشہ کے لئے مجلس عاملہ کا ایک اجلاس مقرر ہو جائے جس کا موضوع سوائے نماز کے کچھ نہ ہو۔ اس دن لجنہ بھی نماز پر غور کر رہی ہو۔ خدام بھی نماز پر غور کر رہے ہوں، انصار بھی نماز پر غور کر رہے ہوں۔ سب اپنی اپنی جگہ ہمیشہ کے لئے یہ فیصلہ کرلیں کہ اب ہم نے ہر مہینہ میں کم از کم ایک مرتبہ ضرور اس موضوع پر بیٹھ کر غور کرنا ہے۔ جہاں حالات ایسے ہیں کہ ہر مہینے اکٹھے نہ ہو سکتے ہوں۔ وہاں دو مہینے میں ایک اجلاس مقرر کرلیں، تین مہینے میں مقرر کرلیں مگر جب مقرر کرلیں پھر اس پر قائم رہیں، اس پر صبر دکھائیں ہر دفعہ جائزہ لیا کریں کہ ہمیں اس عرصہ میں کتنا فائدہ پہنچا ہے، اس عرصے میں کتنے نئے نمازی بنے، کتنوں کی نمازوں کی حالت ہم نے درست کی، کتنوں کو نماز میں لطف حاصل کرنے کے ذرائع بتائے اور ان کی مدد کی۔ اور بہت سے پہلو ہیں وہ ان سب پہلوؤں پر غور کیا کریں اور ہر دفعہ اپنا محاسبہ کریں کہ ہم کچھ مزید حاصل کر سکے ہیں یا نہیں۔ اگر اس جہت سے اس طریق پر وہ کام شروع کریں تو امید ہے کہ ہم بہت تیزی کے ساتھ اپنے اس مقصد کی طرف بڑھ رہے ہوں گے جس کی خاطر ہمیں پیدا کیا گیا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور جب ہم مقصد کی طرف بڑھ جائیں اور جب ہم مقصد کو حاصل کر رہے ہوں تو پھر فتح ایک ثانوی چیز بن جاتی ہے۔ عددی اکثریت کے نصرت اور ظفر کے جو خواب آپ اب دیکھ رہے ہیں اس سے بڑھ کر یہ خواب آپ کے حق میں آپ کی ذاتوں میں پورے ہو چکے ہوں گے۔ پھر یہ خدا کا کام ہو گا کہ آپ کی حفاظت فرمائے۔ پھر یہ خدا کا کام ہو گا کہ اس دن کو قریب تر لائے جو ظاہری فتح کا دن بھی ہوا کرتا ہے۔

(خطبہ جمعہ 8 نومبر 1985ء) (الفضل 24 اگست 98ء)

تیری قربت میں عجب دل کا سماں ہوتا تھا

سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث کی کبھی نہ بھولنے والی دل گداز یادیں

تعلق باللہ کا ایک عظیم الشان نشان، ایفائے عہد کا ایک یادگار واقعہ - احمد نگر میں یادگار اور تاریخی آمد

مکرم ناصر احمد ظفر صاحب بلوچ

احمد نگر میں یادگار آمد - 1964

حضور کی خواہش تھی کہ احمد نگر کی جماعت فعال، منظم، متحد اور روحانی و سماجی لحاظ سے ممتاز اور منفرد ہو کیونکہ یہ ربوہ کا صدر دروازہ ہے- اسے انتہائی مضبوط اور مربوط ہونا چاہئے- اسی وجہ سے ماحول ربوہ میں احمد نگر آپ کی توجہ سے فیضیاب ہوتا رہا- اس ضمن میں ایک واقعہ یاد آرہا ہے-

جن دنوں خاکسار احمد نگر کی مجلس خدام الاحمدیہ کا قائد اور عزیز مکرم محمد افضل بٹ صاحب ناظم اطفال تھے ہم نے اطفال اور ناصرات کے الگ الگ علمی اور ورزشی مقابلہ جات کروائے- ہم سب کی دلی خواہش تھی کہ تقسیم انعامات کے لئے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سے درخواست کی جائے- چنانچہ خاکسار حاضر ہوا اور درخواست کی تو فرمایا کہ مصروفیت تو بہت ہے میں آنے کی کوشش کروں گا-

اس وعدہ کے بعد ہم نے اس تقریب تقسیم انعامات کا خصوصی اہتمام کیا جس میں نمایاں بات کثیر تعداد میں غیر از جماعت معززین کی حاضری تھی-

وقت مقررہ پر خاکسار حضرت صاحبزادہ صاحب کو لینے کے لئے حاضر ہوا تو فرمایا میں تو آج بے حد مصروف ہوں- خاکسار نے ادب واحترام کے جملہ تقاضے ملحوظ رکھتے ہوئے بچوں کی طرح اصرار کیا حضرت میاں صاحب خاموش رہے- جب ہم نے عرض کیا کہ خاصی تعداد میں غیر از جماعت دوست بھی چشم براہ ہیں تو پاس بیٹھے ہوئے حضرت مولوی احمد خان نسیم صاحب کو فرمایا اب تو مصروفیت کے باوجود ہمیں جانا چاہئے- چند لمحات میں مولوی صاحب کی مشہور ومعروف جیپ پر حضرت میاں صاحب کی قیادت میں ہم احمد نگر روانہ ہوئے- راستہ میں میں نے عرض کیا، میاں صاحب آپ کے گلے میں صرف غیر احمدی معززین ہار ڈالیں گے- اس طرح سے آپ کو اس تعارف کی ضرورت نہیں رہے گی کہ کون کون سے غیر از جماعت شرفاء تقریب میں موجود ہیں-

حضرت میاں صاحب کی جیپ جب احمد نگر پہنچی تو نواب علی صاحب پٹواری والی سڑک جو سرگودھا روڈ سے ملتی ہے وہاں سے دونوں طرف پختہ سڑک سے لے کر احمد نگر کی آبادی دیہہ تک دو طرفہ خورد وکلاں نے پرجوش خیر مقدمی نعروں سے حضرت میاں صاحب کا استقبال کیا جس سے فضا پر مسرت ارتعاش سے گونج اٹھی- میاں صاحب کی جیپ رکی تو سڑک کے دائیں طرف غیر از جماعت معززین ہار لئے کھڑے تھے جن کی قیادت سید کرم حسین شاہ صاحب مرحوم سکنہ قاضی والا حال احمد نگر کر رہے تھے- علاقہ چک جھمرہ وچنیوٹ میں اپنی جرات وبے باکی کے باعث ان کا شمار معروف ترین سیاسی وسماجی شخصیات میں ہوتا تھا- شاہ صاحب نے حضرت میاں صاحب کے گلے میں پہلا ہار ڈالا اور پھر دیگر غیر از جماعت معززین ہار ڈالتے چلے گئے یہاں تک کہ جب حضرت میاں صاحب احمد نگر کی بیت الذکر تک پہنچے تو حضرت میاں صاحب کا مقدس چہرہ گلاب کے سرخ پھولوں میں چھپ چکا تھا اور صرف آنکھیں نظر آرہی تھیں- اس دوران مکانوں کی چھتوں سے بچیاں اور مستورات بلا امتیاز عقیدہ حضرت میاں صاحب پر گل پاشی کرتی رہیں- بیت الذکر میں پہنچ کر حضرت میاں صاحب نے بچوں اور بچیوں کی تقاریر اور نظمیں سنیں اس موقع کے لئے خاکسار کے والد محترم حضرت مولوی ظفر محمد ظفر صاحب نے خصوصی طور پر یہ ترانہ لکھا-

ہم احمدی بنات ہیں..................

یہ ترانہ چند معصوم بچیوں نے انتہائی خوش الحانی سے سنایا- تقسیم انعامات کے بعد حضرت میاں صاحب نے انتہائی شاندار اور مختصر خطاب فرمایا جس سے غیر از جماعت دوست بے حد متاثر ہوئے- آخر میں آپ نے اطفال الاحمدیہ احمد نگر کے لئے مبلغ 50 روپے سالانہ اعزازی انعام کے طور پر دینے کا اعلان فرمایا-

تقریب کے بعد حضور کی خدمت میں عصرانہ پیش کیا گیا جس میں بیسیوں غیر از جماعت معززین کے علاوہ احمد نگر کے احباب جماعت نے بھی شمولیت کا اعزاز پایا-

تعلق باللہ کا ایک عظیم الشان نشان

ایوب خان کے دور میں وطن عزیز میں انتخابات ہوئے تحصیل چنیوٹ (ماحول ربوہ) میں قومی اسمبلی کی نشست کے لئے ایک ایسے شخص کو گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان کی وساطت سے ٹکٹ ملا جسے علاقہ کے غریب اور متوسط لوگوں کی اکثریت پسند نہیں کرتی تھی- چنانچہ اس حلقہ کی انتہائی بااثر سیاسی شخصیت جو بلدیہ کے چیئرمین اور صوبائی وزیر بھی رہے تھے، انہوں نے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو فون کیا اور کہا کہ ظلم ہو گیا ہے فلاں ظالم کو مسلم لیگ کا ٹکٹ مل گیا ہے- براہ کرم آپ کوشش فرمائیں کہ ٹکٹ اس سے بہتر کسی مسلم لیگی کو مل جائے- حضرت صاحبزادہ صاحب نے فرمایا اللہ فضل فرمائے گا-

رات کو حضرت صاحبزادہ صاحب نے دعا کی کہ اے اللہ! ہم تو تیری جماعت ہیں- ہمیں تو کوئی خطرہ نہیں- ہمیں تو کسی سے دشمنی نہیں لیکن تیرے غریب بندوں پر اس شخص کو ٹکٹ ملنا- غریب شہریوں پر زیادتی ہو گی-

اللہ تعالیٰ نے حضرت صاحبزادہ صاحب کی دعا قبول فرمائی اور آپ کو بتا دیا کہ یہ شخص قطعاً کامیاب نہیں ہو گا- چنانچہ صبح حضرت مولوی احمد خان نسیم صاحب مرحوم اور خاکسار کالج میں کوٹھی پر حضرت صاحبزادہ صاحب سے ملنے کے لئے گئے تو آپ نے فرمایا کہ جس شخص نے مجھے فون کر کے کہا تھا کہ اس ٹکٹ کو منسوخ کرانے کی کوششیں کریں- اس کو بتا دیں کہ جس شخص کو مسلم لیگ نے ٹکٹ دیا ہے وہ نہیں جیتے گا- نیز یہ بھی فرمایا کہ آپ کوشش کریں کہ اس ٹکٹ ہولڈر کے مقابلہ پر کوئی نہ کوئی آدمی ضرور کھڑا ہو جائے- اور اگر کوئی بھی شخص حکومت کے ٹکٹ ہولڈر کے سامنے کھڑا ہونے کی جرأت نہ کرے تو آپ کسی احمدی کی درخواست دلوا کر اسے کھڑا کر دیں- کیونکہ بہر حال مسلم لیگ کا یہ ٹکٹ ہولڈر قطعاً نہیں جیتے گا اس کا بے شک اعلان عام کر دیں- ہم ابھی وہیں بیٹھے تھے کہ ٹکٹ منسوخ کرانے کے خواہش مند کا دوبارہ فون آیا کہ ٹکٹ کی منسوخی کی اوپر بات ہوئی ہے یا نہیں- اس پر حضور نے فرمایا ہاں بات ہو گئی ہے- آپ فکر نہ کریں اور ٹکٹ سے مت گھبرائیں وہ ختم ہو چکی ہے- ان صاحب نے وضاحت چاہی کہ کس سطح پر بات ہوئی ہے یعنی گورنر یا صدر یا کسی اور بڑی شخصیت میں سے کس سے بات ہوئی ہے؟ کیونکہ یہ لوگ تو دنیاوی سہاروں کے محتاج ہوتے ہیں- جب کہ حضرت میاں صاحب افسران بالا سے ایسی باتیں حتی الامکان کیا ہی نہیں کرتے تھے- آپ نے فرمایا فکر نہ کریں بات بہت ہی اونچی سطح پر ہو چکی ہے- انشاء اللہ یہ ٹکٹ نہیں رہے گا-

اب دیکھئے خدا کی قدرت کہ بنا بنایا کس طرح ٹوٹ جاتا ہے- بغیر کسی رابطہ کے گورنر ملک امیر محمد خان جیسے سخت گیر اور مضبوط شخص کا پیغام حکومت کے ایک اہم منصب پر فائز قابل احترام شخصیت کے توسط سے موصول ہوا کہ گورنر صاحب کہتے ہیں مسلم لیگ کا ٹکٹ ہولڈر بے شک وہ شخص ہے- مگر اب وہ ہمارا امیدوار نہیں رہا- اب ہم اس کی حمایت نہیں کریں گے- یہ پیغام میاں ناصر احمد صاحب کو پہنچا دیں-

ادھر اتفاق کی بات یہ ہوئی کہ جب صاحب مذکور کو مسلم لیگ کا ٹکٹ ملا تو دوسرے دن وہ مجھے ملے اور بڑے فخریہ انداز میں کہنے لگے کہ جناب اب تو مجھے گورنمنٹ نے ٹکٹ دے دیا ہے- اب دیکھتے ہیں آپ کے پرنسپل صاحب (حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب) مجھے ووٹ کیسے نہیں دیتے؟ اب ان کے اصول کا پتہ چلے گا؟ خاکسار کو حضرت صاحبزادہ صاحب کی طبیعت اور اصول پرستی کا علم تھا کہ وہ نہ غیر

منصفانہ اختلاف کے قائل تھے اور نہ ہی کسی کی خوشامد کے قائل تھے۔ کسی قیمت پر آپ کی شخصیت اصولوں پر سودابازی کرنے والی نہ تھی۔ اسلئے میں نے اس ملاقات میں کئی دوستوں کی موجودگی میں انہیں کہہ دیا کہ جناب اگر محض ٹکٹ کے بل بوتے پر آپ حضرت صاحبزادہ صاحب سے ووٹ لے جائیں تو واقعی آپ کی بات ٹھیک ہو گی کہ پرنسپل صاحب کا کوئی اصول نہیں ہے۔ اور اگر ٹکٹ کے باوجود آپ کو جماعت احمدیہ کے ووٹ نہ ملیں تو پھر آپ کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ حضرت صاحبزادہ صاحب انتہائی بااصول انسان ہیں۔

چنانچہ اللہ کے برگزیدہ بندے کو اللہ تعالیٰ نے جو بات بتائی تھی وہ پوری ہوئی اور یہ صاحب جن کو مسلم لیگ کا ٹکٹ ملا ہوا تھا، مسلم لیگ کا ٹکٹ ہولڈر ہونے کے باوجود کامیاب نہ ہو سکے اور ان کے مدمقابل حضرت صاحبزادہ صاحب کی دعاؤں اور تعاون کی برکت سے جیت گئے۔ یہ واقعہ حضرت صاحبزادہ صاحب کے تعلق باللہ اور خلق خدا سے ہمدردی کا روشن نشان ہے!! اور اصول پرستی کی واضح مثال ہے۔

ایفائے عہد

1965ء میں وطن عزیز میں جب دوسری دفعہ بنیادی جمہوریت کے چیئرمینوں کے انتخابات کا اعلان ہوا تو ایک غیر از جماعت دوست چیئرمین شپ کے امیدوار تھے۔ اس یونین کونسل کے ایک ممبر احمدی تھے۔ چیئرمین شپ کے امیدوار نے خاکسار سے رابطہ قائم کیا۔ اسکی وجہ یہ تھی کہ احمدی ممبر بڑے مہربان دوست تھے۔ لہذا انہوں نے مناسب سمجھا کہ میرے تعاون کے ذریعے اس احمدی دوست کا ووٹ حاصل کیا جائے۔ جب انہوں نے یہ بات کی تو میں نے عرض کیا کہ میں تو اس پوزیشن میں نہیں ہوں کہ کسی احمدی ممبر کا ووٹ دلوا سکوں۔ میں تو اپنا ووٹ بھی اپنے پیارے امام سے رہنمائی حاصل کئے بغیر استعمال کرنا مناسب نہیں سمجھتا۔ اس صورت حال میں کسی اور احمدی کو ووٹ کے لئے کس طرح عرض کر سکتا ہوں۔ میرے اس جواب پر صاحب موصوف نے کہا کہ اچھا مجھے حضرت صاحب سے ملا دیں۔ چنانچہ خاکسار نے ملاقات کی درخواست کی۔ اور اجازت ملنے پر ہم دونوں شرف ملاقات کے لئے حاضر ہوئے۔ بوقت ملاقات ان صاحب نے اس احمدی ممبر کے ووٹ کی درخواست کی جو حضور اقدس نے ازراہ شفقت قبول فرمالی۔ اس پر ان صاحب کو مزید حوصلہ ہوا اور انہوں نے کہا کہ خاکسار مزید کچھ عرض کرنا چاہتا ہے۔ حضور سے اجازت ملنے پر وہ کہنے لگے کہ آپ سے درخواست ہے کہ آپ نے اپنی سابقہ روایات کے مطابق جس طرح فلاں فلاں امیدواروں سے خلوص و ہمدردی کا اظہار فرمایا ہے میرے ساتھ بھی ویسا ہی حسن سلوک فرما کر ممنون فرمائیں۔ اس پر حضور نے خاکسار کو حکم دیا کہ ان کی خواہش کے مطابق ان کی امداد کا انتظام کر دیا جائے۔ نیز فرمایا کہ جب تک انتخاب نہیں ہو جاتا انہیں اپنے ساتھ رکھیں۔ اور ان سے تعاون اور رابطہ جاری رکھیں۔

چنانچہ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں خاکسار نے ان سے ہر ممکن تعاون کیا۔ راتوں رات ہم اس علاقہ کی ایک معروف صاحب اثر شخصیت کے گاؤں پہنچے۔ یہ صاحب اثر شخصیت بھی حضور اقدس سے عقیدت رکھنے والے ایک صاحب تھے۔ ان کا تعاون حاصل کیا گیا۔ چنانچہ چیئرمین شپ کے امیدوار نے مطلوبہ اکثریت حاصل کر لی اور اس طرح سے حضور اقدس کی رہنمائی اور دعا سے کامیابی حاصل ہو گئی۔

یہ صاحب جب حضور سے ملنے آئے تو انہوں نے ایک اور درخواست بھی کی۔ انہوں نے کہا میری مخالف پارٹی بڑی بااثر ہے اور صاحب حیثیت ہے۔ نیز وہ لوگ آپ سے بھی دیرینہ تعلق رکھنے والے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ جب وہ میری مخالفت کیلئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوں تو ان سے دیرینہ تعلقات کی وجہ سے آپ اپنے فیصلے پر نظرثانی فرمالیں۔

اس بات کا حضور نے جو جواب دیا وہ ایک چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے اور ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ فرمایا:

اگر ہماری 18-19 سالہ ربوہ کی تاریخ میں ایک مثال بھی آپ بدعہدی کی پیش کر دیں تو آپ کا خدشہ بجا ہو گا۔

سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے حضور نے ایک عجیب پیشگوئی فرمائی کہ آپ چیئرمین بننے کے بعد فلاں فلاں لوگوں کے ساتھ مل جائیں گے جن کو آپ اس وقت ان کی طرف سے چیئرمین شپ کا عہدہ نہ ملنے کی وجہ سے چھوڑ رہے ہیں۔ حضور کی قبل از وقت کہی ہوئی یہ بات بعد میں لفظ بلفظ پوری ہوئی۔ اس کی تفصیل کی یہاں چنداں ضرورت نہیں۔

اب حضور کی وعدہ وفائی کا یادگار اظہار ملاحظہ فرمائیں۔ ان صاحب کے مخالفوں کو جب علم ہوا کہ احمدی ممبر کا ووٹ ہمارے مخالف کو مل رہا ہے تو وہ انتخاب سے چند گھنٹے قبل خاکسار کو آکر ملے اور کہا کہ ہم ایک شاندار تجویز لے کر آئے ہیں اور وہ یہ ہے کہ ہم چاروں ممبران نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا ہے کہ احمدی ممبر کو چیئرمین بناتے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ حضور نے فلاں صاحب کو احمدی ممبر کا ووٹ دینے کا وعدہ فرمالیا ہے اس لئے اب تو مشکل ہے!

دنیادار سیاست کے عادی ان افراد نے کہا کہ ہم کو حضور سے ملوا دیں۔ ان کے دل میں تھا کہ اب جب کہ ہم احمدی ممبر کو چیئرمین بنانے پر تیار ہیں تو امام جماعت احمدیہ فوراً اپنے سابقہ وعدہ سے انحراف کر کے اپنے آدمی کو چیئرمین بنانے پر راضی ہو جائیں گے۔ سیاست کے میدان میں ایسی قلابازیاں روز کا معمول ہیں۔ اور گویا سیاست دانوں کا بائیں ہاتھ کا کھیل ہیں۔

ان صاحبوں کے نظریات کو بھانپ کر میں نے عرض کیا کہ میری تو مجال نہیں کہ حضرت صاحب کے وعدے کے بعد کسی قسم کی مداخلت یا عرض کرنے کی جسارت کروں اسلئے میں تو ساتھ نہیں جا سکتا۔ بلکہ میرا آپ کو بھی یہی مشورہ ہے کہ آپ بھی اس سلسلہ میں قطعاً نہ جائیں۔ لیکن قدرت کو یہی منظور تھا کہ یہ لوگ ضرور حضور کی خدمت میں حاضر ہوں تا کہ دنیاوی سیاسی لوگوں اور امام جماعت احمدیہ کی شان اور مقام میں جو زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے وہ ان پر واضح ہو جائے۔ اور یہ لوگ حضور کے ایفائے عہد کا خود مشاہدہ کر لیں۔

چنانچہ چار افراد پر مشتمل یہ گروپ جس پر حضور پہلے ہی شفقت فرماتے تھے۔ حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور احمدی ممبر کے چیئرمین بنانے کی تجویز پیش کی اور تعاون کی التجا کی۔

حضور نے فرمایا پانچواں ممبر کون ہے؟ وہ کہنے لگے وہ جو احمدی ممبر ہیں۔ حضور نے فرمایا احمدی ممبر کے ووٹ کا تو وعدہ ہو چکا ہے۔ وہ تو فلاں امیدوار کا ووٹ ہے۔ وہ تو اپنا ووٹ اپنے آپ کو بھی نہیں دے گا۔ اس جواب پر یہ دوست لاجواب ہو کر واپس آگئے اور کہنے لگے:

حضرت صاحب تے گل دے بڑے پکے نیں

یعنی حضرت صاحب تو اپنے وعدہ کے بڑے پکے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے امام کے منصب کو سامنے رکھیں تو یہ واقعہ شاید ایک عام بات لگے۔ لیکن دنیاوی سیاست کو سامنے رکھیں تو ہر سیاست دان اس واقعہ کو سن کر دانتوں تلے انگلی دبا لے گا۔ سیاسی دنیا میں ایسی مثالیں کہاں ملتی ہیں کہ اصولوں پر اقتدار کو قربان کر دیا جائے!!

تحریر ابوانور۔ ترجمہ انصر خالد

اپنے گھر میں "بے گھر"

آپ کے قابل احترام صاحب قلم۔ مسعود انصاری۔ نے اپنے مضمون میں ہندوؤں، عیسائیوں اور احمدیوں کے خلاف باقاعدہ منصوبہ بندی کے ساتھ کئے گئے ایذاء رسانی کے واقعات (Persecution) اور فوجداری مقدمات (Prosecutions) کے حوالہ سے بڑی محنت سے اکٹھے کئے گئے ٹھوس، تلخ حقائق و کوائف بیان کئے ہیں (ماہنامہ نیوز لائن دسمبر 2000ء)۔ صاحب مضمون جب یہ لکھتے ہیں کہ "بالآخر ملاؤں کے زہریلے پروپیگنڈہ کے زیر اثر، ان کے مطالبات کو 1974ء میں ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت نے، پارلیمنٹ کی ایک دستوری ترمیم کے ذریعہ، احمدیہ فرقہ کے افراد کو "غیر مسلم" قرار دیدیا تو اس کے بعد سے جماعت احمدیہ پاکستان کو اپنا سالانہ جلسہ، اجتماع منعقد کرنے کی اجازت بھی نہیں دی جا رہی۔ ازراہ کرم یہاں مجھے یاددہانی کرانے کی اجازت دیں کہ پاکستان میں احمدیوں کا آخری جلسہ سالانہ، جو 1983ء میں ہوا اس میں دنیا کے مختلف ممالک بشمول پاکستان کل 35,5721 (تین لاکھ پچپن ہزار سات سو اکیس) مرد و زن شریک ہوئے تھے۔

1984ء کے بعد سے اب تک یعنی گذشتہ سولہ سال سے پاکستانی احمدیوں کو اپنے صدر مقام 'ربوہ' میں اپنا سالانہ جلسہ منعقد کرنے کی اجازت انتظامیہ، حکومت کی طرف سے نہیں دی جا رہی۔ اور چونکہ جماعت احمدیہ کے سربراہ صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب 1984ء سے پاکستان سے باہر انگلستان میں قیام پذیر ہیں لہذا انگلستان کی جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ ہی اب احمدیوں کا مرکزی، عالمگیر جلسہ سالانہ کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ جہاں نہ صرف پاکستان سے بلکہ دنیا کے دوسرے پچاس سے زائد ممالک کے ہزاروں احمدی لندن جلسہ میں شریک ہوتے ہیں۔ قبل ازیں یہی ہزاروں ہزار احمدی اپنے عالمی صدر مقام ربوہ پاکستان کے جلسہ میں شرکت کی غرض سے پاکستان آتے تھے۔ ان کا پاکستان آنا۔ غیر ملکی زرمبادلہ۔ کی ٹھوس آمدنی کا ذریعہ بھی تھا۔

احمدیوں کے ساتھ، ان کے اپنے مادر وطن میں نہایت برا سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ لیکن پاکستان سے باہر ہر کہیں وہ تعداد میں بڑھ، پھل

باقی صفحہ 7 پر

لعل تابان

خطرناک بستر پر لیٹ گئے

ہجرت مدینہ کا واقعہ مشور واقعہ ہے۔ رات کے وقت جذبہ انتقام کے شعلوں میں بھڑکتے ہوئے سفاک دشمن جو رسول اللہؐ کے مقدس اور مطہر خون کے پیاسے تھے آپؐ کے گھر کے اردگرد جمع ہو کر آپؐ کے مکان کا محاصرہ کر چکے تھے۔ آپؐ اپنی چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ کچھ کچھ دیر بعد دشمن دیواروں پر سے جھانک بھی لیتا کہ آپؐ سوئے ہوئے ہیں یا نہیں۔ اس حالت میں آپؐ نے وہاں سے ہجرت فرمائی۔

آپؐ کائنات کے سب سے زیادہ امین اور صدیق وجود تھے۔ اس لئے باوجود سخت مخالفت کے بھی کفار آپؐ کے پاس اپنی امانتیں رکھوا دیا کرتے تھے۔ آپؐ نے حضرت علیؓ کو ان امانتوں کا حساب کتاب سمجھا دیا اور تاکید کی کہ بغیر امانتیں واپس کئے مکہ سے نہ نکلنا۔ پھر آپؐ نے فرمایا میرے بستر پر لیٹ جاؤ۔ اور تسلی دی کہ خدا کے فضل سے انہیں کوئی گزند نہ پہنچے گا۔

جاں نثار صحابی۔ حضرت علیؓ فوراً آپ کے بستر پر لیٹ گئے اور آپؐ کی سرخ چادر اوڑھ لی۔ اور کوئی پرواہ نہ کی ان پر کیا گزرے گی۔

وہ کیسے خطرناک لمحات تھے۔ گویا موت چاروں طرف سے جھانک رہی تھی۔ اور سب کا ٹارگٹ وہی بستر تھا۔ اور بستر پر لیٹا ہوا وجود۔ کسی بھی لمحے بلوہ ہو سکتا تھا۔ مگر جاں نثار صحابی نے اپنی جان کی کچھ پرواہ نہ کی۔ وہ اس بات پر خوش تھے کہ اپنے آقا کے ارشاد پر آپ کے بابرکت بستر پر ایسے کڑے حالات میں لیٹنے کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ نے بھی کیسی اس باوفا اور فدائی کی حفاظت کی کہ انہیں کوئی گزند نہ پہنچنے دیا۔

خدا تمہارے ساتھ ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"تم خوش ہو اور خوشی سے اچھلو کہ خدا تمہارے ساتھ ہے۔ اگر تم صدق اور ایمان پر قائم رہو گے تو فرشتے تمہیں تعلیم دیں گے اور آسمانی سکینت تم پر اترے گی اور روح القدس سے مدد دیئے جاؤ گے اور خدا ہر ایک قدم میں تمہارے ساتھ ہو گا اور کوئی تم پر غالب نہیں ہو سکے گا۔ خدا کے فضل کی صبر سے انتظار کرو۔ گالیاں سنو اور چپ رہو ماریں کھاؤ اور صبر کرو اور حتی المقدور بدی کے مقابلہ سے پرہیز کرو تا آسمان پر تمہاری قبولیت لکھی جاوے۔ یقیناً یاد رکھو کہ جو لوگ خدا سے ڈرتے ہیں اور دل انکے خدا کے خوف سے پگھل جاتے ہیں انہیں کے ساتھ خدا ہوتا ہے اور وہ ان کے دشمنوں کا دشمن ہو جاتا ہے۔ دنیا صادق کو نہیں دیکھتی پر خدا جو علیم و خبیر ہے وہ صادق کو دیکھ لیتا ہے پس اپنے ہاتھ سے اسکو بچاتا ہے۔ کیا وہ شخص جو سچے دل سے تم سے پیار کرتا ہے اور سچ مچ تمہارے لئے مرنے کو بھی تیار ہوتا ہے اور تمہارے منشاء کے موافق تمہاری اطاعت کرتا ہے اور تمہارے لئے سب کو چھوڑتا ہے کیا تم اس سے پیار نہیں کرتے؟ اور کیا تم اس کو سب سے عزیز نہیں سمجھتے؟ پس جبکہ تم انسان ہو کر پیار کے بدلہ میں پیار کرتے ہو پھر کیونکر خدا نہیں کرے گا۔ خدا خوب جانتا ہے کہ واقعی اس کا وفادار دوست کون ہے اور کون غدار ہے اور دنیا کو مقدم رکھنے والا ہے۔ سو تم اگر ایسے وفادار ہو جاؤ گے تو تم میں اور تمہارے غیروں میں خدا کا ہاتھ ایک فرق قائم کر کے دکھلائے گا"۔

(روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 68)

بہتر کاروبار

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں یورپ کے بعض احمدی دکانداروں کے متعلق مجھے معلوم ہوا کہ ان کے ہوٹل کے کاروبار ہیں اور وہاں شراب بھی بکتی ہے چنانچہ جب میں نے اس کا سختی سے نوٹس لیا کہ آپ کو یہ کاروبار چھوڑنا ہوگا تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بڑی بھاری تعداد ایسی تھی جنہوں نے اس کاروبار کو ترک کر دیا بعضوں کو خدا تعالیٰ نے فوراً بہتر کاروبار بھی عطا کیا۔ بعض کو ابتلاء میں بھی ڈالا وہ لمبے عرصے تک دوسرے کاروبار سے محروم رہے لیکن وہ پختگی کے ساتھ اپنے اس فیصلے پر قائم رہے۔

(روزنامہ الفضل 17 جنوری 1989ء)

میں خدا کی راہ میں جا رہا ہوں

حضرت مولانا ابو العطاء صاحب کے بہنوئی مکرم محمد حنیف صاحب مرحوم بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ قادیان میں میری بہن (مولانا کی پہلی بیوی) سخت بیمار تھیں۔ لیکن اس وقت نظارت کی طرف سے مولانا کو یہ چٹھی موصول ہوئی کہ فلاں فلاں جگہ مناظرے ہیں آپ فوراً پہنچیں۔ اب ایک طرف فرض تھا اور حکم تھا دوسری طرف رفیقہ حیات کی موت وحیات کا معاملہ۔ چنانچہ آپ کبھی اپنی بیوی کو دیکھتے اور کبھی اس چٹھی کو۔ بالآخر آپ نے نمناک آنکھوں سے یہ کہا کہ میں خدا کی راہ میں جا رہا ہوں۔ دعا کروں گا۔ انشاء اللہ، اللہ صحت عطا فرمائے گا۔ چنانچہ آپ مناظرہ کے لئے چلے گئے۔

(ابو العطاء جالندھری ص 216)

سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلّل کرو تا تم بخشے جاؤ

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

دعوت حق کے لئے پُر حکمت طریق

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے قلم سے حضرت مسیح موعود کا اثر انگیز تذکرہ:۔

"آپ کا یہ طریق تھا کہ حق کو آہستگی اور نرمی سے پھیلایا جاوے۔ حکیم محمد حسین صاحب نے جب مرہم عیسیٰ کے اشتہارات میں مسیح کے واقعہ صلیب سے بچنے اور وفات مسیح کا ذکر کر کے بہت سے اشتہارات چھوٹے اور بڑے اردو اور انگریزی میں چھپوائے اور انگریزوں کی گاڑیوں میں وہ اشتہار پھینکے تو ایک شور مچ گیا اور حکیم صاحب پر مقدمہ بن کر ان کو ایسے اشتہارات سے جج نے روک دیا تب حضرت صاحب نے فرمایا۔

"اگر حکیم صاحب آہستگی اور نرمی سے اپنا کام کرتے چلے جاتے تو بیسیوں سال تک بھی ان کو کوئی نہ روکتا"

(بدر۔ قادیان۔ 11۔ دسمبر 1913ء ص 8)

اہل اللہ کی شانِ استغناء

○ حضرت مسیح موعود کے عاشق صادق اور اول المبائعین حضرت مولانا حکیم حافظ نور الدین صاحب کی نسبت حضرت مفتی محمد صادق صاحب (بانی احمدیہ امریکہ مشن) کی چشم دید شہادت:۔

"ریاست جموں کی ملازمت سے جب آپ علیحدہ ہوئے۔ میں اس وقت آپ کی خدمت میں موجود تھا۔ کیونکہ میں بھی اس وقت جموں ہائی سکول میں ٹیچر تھا۔ ہزار پندرہ سو روپے ماہوار کی آپ کی آمدنی تھی۔ اور خرچ جو قریباً سارا ہی فی سبیل اللہ ہوتا تھا۔ وہ اس کے برابر یا اس سے زیادہ ہوتا تھا۔ کبھی آپ کی عادت نہ تھی۔ کہ روپیہ پیسہ جمع رکھیں اس حالت میں ملازمت ریاست سے اچانک علیحدگی کے باوجود نہ آپ کے چہرہ پر کوئی ملال تھا۔ نہ اس کا کوئی احساس تھا۔ جیسا روز مرہ آپ درس تدریس میں بیماروں کو دیکھنے میں لوگوں کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے میں اور اپنی کتب کے مطالعہ کرنے میں مصروف اپنی نشست گاہ میں کھلا دربار لگائے بیٹھے رہتے تھے۔ جہاں لوگ بے تکلف آتے جاتے رہتے تھے۔ ایسا ہی اس دن اور اس سے دوسرے دن جو تیاری سفر کا دن تھا۔ آپ حسب معمول بیٹھے رہے۔

گویا علیحدگی ملازمت کا واقعہ ہوا ہی نہیں۔ یا ہوا ہے۔ تو روز مرہ کی باتوں میں سے ایک معمولی سی بات ہے"

(حیات نور الدین صفحہ 150 ناشر ابو الفضل محمود صاحب قادیان)

مقصد پورا ہو چکا ہے

○ مولانا محمد شفیع اشرف صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

زمانہ طالب علمی میں ایک مرتبہ میں نے حضرت مولوی شیر علی صاحب سے انگریزی پڑھانے کی درخواست کی۔ جسے آپ نے بخوشی منظور فرمالیا۔

آپ ان دنوں دار الانوار کے (Guest House) میں ترجمۃ القرآن کا کام کرتے تھے۔ میں بھی وہیں چلا جایا کرتا تھا۔ ایک روز باہر سے کوئی رسالہ آیا اس کے پتے والے کاغذ پر ایک ٹکٹ ایسا بھی تھا۔ جس پر ڈاک خانہ کی مہر نہیں لگی ہوئی تھی۔ میں نے حضرت مولوی صاحب کی خدمت میں عرض کی کہ اس ٹکٹ پر مہر نہیں ہے۔ آپ اگرچہ اس کاغذ کو ردی کی ٹوکری میں پھینک چکے تھے۔ لیکن میرے اشارہ کرنے پر آپ نے اس ٹکٹ کو چاک کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ "اس ٹکٹ سے جو مقصد تھا وہ تو پورا ہو چکا ہے۔"

سیرت شیر علی صفحہ 131

مکرم مظفر چوہدری صاحب

آسٹرو لائیڈز

قدیم آسٹریلوی باشندے یہ ایک انسانی نسلی گروپ ہے جو مندرجہ ذیل تین علاقوں میں پھیلا ہوا ہے۔

1 Polynesia جو نیوزی لینڈ ایسٹر جزائر اور ہوائی کے جزائر پر مشتمل ہے۔

2 Micronesia وہ جزائر جو جنوبی بحرالکاہل میں پاپوانیو گنی کے شمال میں واقع ہیں۔

3 Melanesia جزائر کا وہ مجموعہ جس میں آسٹریلیا، تسمانیہ اور پاپوانیو گنی شامل ہیں۔

ان میں سے خاص آسٹریلیا کے قدیم باشندوں (Aborginies) کے بارے میں۔ جدید ماہرین علم بشریات کا خیال ہے کہ ان کی آسٹریلیا میں موجودگی کا عرصہ ایک لاکھ بیس ہزار سال سے بھی زیادہ قدیم ہے۔

1788ء میں جب پہلی یورپی نو آبادی آسٹریلیا میں قائم ہوئی تو ان کی تعداد بعض اندازوں کے مطابق 3 لاکھ کے لگ بھگ تھی جو 1973ء میں کم ہوتے ہوئے صرف ایک لاکھ تیس ہزار رہ گئی۔ اس کی بڑی وجہ ان میں شرح اموات کا نسبتاً بہت زیادہ ہونا اور یورپی آباد کاروں کی طرف سے ان کا منظم قتل عام ہے۔ تسمانیہ سے تو 1876ء تک ان کا صفایا کیا جاچکا تھا۔

ان کے لئے حکومت آسٹریلیا نے خاص Reserves مخصوص کر دیئے ہیں جو شمالی علاقے اور مغربی علاقے میں واقع ہیں۔

عرصہ دراز تک ان کو بنیادی انسانی حقوق سے کبھی قانوناً اور کبھی عملاً محروم رکھا گیا ان کے بچے ان سے چھین چھین کر جبراً مخصوص سکولوں میں رکھے گئے لیکن موجودہ زمانے میں بڑی حد تک یہ حقوق قانوناً بحال ہو چکے ہیں۔

یہ لوگ دراز قد، دبلے پتلے، سیاہ رنگ کے ہوتے ہیں ان کے بال عموماً سیاہ یا پھر سنہری مائل ہوتے ہیں۔

برطانوی تسلط سے قبل ان کے 500 کے لگ بھگ قبائل آسٹریلیا میں آباد تھے اور 600 کے قریب زبانیں بولتے تھے۔ یہ لوگ ابھی تک بہت سے امور میں زمانہ قبل از تاریخ کے انسان کی سطح سے آگے نہیں بڑھ سکے۔ سوائے ان لوگوں کے جو تعلیم حاصل کر کے جدید طرز کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ پتھر اور لکڑی سے اوزار اور ہتھیار اور دوسری ضرورت کی چیزیں بناتے ہیں۔ ان میں خفیہ سوسائٹیوں کا بھی رواج ہے۔

مذہب ان کے مذہب کے بارے میں مغربی محققین نے لمبے عرصے تک یہ مغالطہ پیدا کئے رکھا کہ ان کے مذہب کی بنیاد Fictions اور کہانیوں اور خوابوں پر ہے۔ (یہ مذہب نئی نسل کو سمعی اور بصری طریق سے سکھایا جاتا ہے۔ ناچ بھی اس میں شامل ہیں)

لیکن یہ بات ان کی بہت بڑی علمی بددیانتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس ضمن میں یکم ستمبر 1995ء کو MTA پر مجلس سوال و جواب میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا۔ (جس کا مفہوم درج ذیل ہے) کہ مغربی علماء نے لمبے عرصے تک اس بات کو چھپائے رکھا کہ ان لوگوں میں یعنی Aborginies (قدیم آسٹریلوی باشندے) میں بھی نبی پیدا ہوتے رہے ہیں اور یہ لوگ ایک خدا کے قائل ہیں اور ان کے سینکڑوں قبائل جو ہمیشہ جدا جدا علاقوں میں آباد رہے ایک خدا کے قائل رہے۔ کیونکہ اس طرح ان کا وہ تصور جو یہ خدا کا پیش کرتے ہیں کہ خدا نے انسان نہیں بنایا بلکہ انسان نے خدا کے تصور کو خوف کی حالت میں تخلیق کیا ہے باطل ٹھہرتا ہے۔ لیکن مجھ سے خود ایک Aborgines کے پڑھے لکھے آدمی نے جو ان میں رسوخ رکھتا ہے اور غالباً انجینئر ہے۔ یہ بتایا کہ یہ جو ہمارے بارے میں مغربی Anthropologists لکھتے ہیں کہ یہ Dreamy اور خوابوں میں رہنے والے لوگ ہیں یہ بالکل غلط ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ خوابوں میں ہمارے بزرگوں کو خدا سے راہنمائی ملتی ہے اور اس کے مطابق ہم زمین میں رہتے ہیں۔ اور ان خوابوں کو درست ثابت ہوتا دیکھتے ہیں (مزید تفصیل کے لئے یکم ستمبر 1995ء کی مجلس عرفان M.T.A. کی کارروائی دیکھئے)

حضرت مصلح موعود اپنی معرکۃ الآراء کتاب ہستی باری تعالیٰ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"پھر آسٹریلیا کا علاقہ جو چند صدیوں سے ہی دریافت ہوا ہے۔ اور جہاں کے لوگ دنیا سے بالکل علیحدہ تھے اور اس قدر وحشی اور خونخوار تھے۔ کہ ان کا تقریباً خاتمہ کر دیا گیا۔ ان کا ارنٹا (Arunta) نامی ایک قبیلہ ہے وہ ایک ایسے خدا کے قائل ہیں جو آسمان پر رہتا ہے اسے وہ الٹجیرا (Altjira) کہتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ وہ چونکہ حلیم ہے اس لئے سزا نہیں دیتا۔ اور اس لئے اس کی عبادت کی ضرورت نہیں۔"

(حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد۔ خلیفۃ المسیح الثانی ہستی باری تعالیٰ صفحہ 14۔ تقریر بر موقع جلسہ سالانہ 1921ء ناشر مینیجر بک ڈپو۔ تالیف و اشاعت قادیان۔ دسمبر 1925ء بار اول)

حضرت مسیح موعود سے آسٹریلیا کے پروفیسر کلیمنٹ ریگ نے آپ کی زندگی کے آخری ایام میں لاہور میں یہ سوال کیا کہ آسٹریلیا اور امریکہ کے قدیم باشندے بھی اسی آدم کی اولاد ہیں تو آپ نے فرمایا۔ (یہ صاحب پروفیسر آف اسٹرانومی تھے)

"ہم تو آدم سے پہلے بھی نسل انسانی کے قائل ہیں جیسا کہ قرآن شریف کے الفاظ سے پتہ لگتا ہے۔ (....) خلیفہ کہتے ہیں جانشین کو، اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ آدم سے پہلے بھی مخلوق

باقی صفحہ 7 پر

یتامیٰ کی نگہداشت اور ہماری ذمہ داریاں

400 خاندانوں کے 1300 یتامیٰ کی کفالت میں معاونت فرماویں

بچے اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہیں ان سے گھروں میں رونقیں ہوتی ہیں۔ وہ دیکھو ابو گھر میں داخل ہو رہے ہیں۔ بچے ابو سے لپٹے جا رہے ہیں ابو نے پیار سے بچوں کو اٹھا لیا۔ بچے خوش ہیں کہ ابو ان کے لئے ٹافیاں بسکٹ اور پھل لائے ہیں لیکن اف یہ کیا! بچے دروازے کی دہلیز پر کھڑے ابو کا انتظار کر رہے ہیں لیکن ابو تو آنے کا نام نہیں لیتے ہیں ماں گھبرائی ہوئی حسرت بھری نگاہوں سے اپنے پھولوں کو دروازہ پر دیکھتی جاتی ہے اور اپنے دوپٹہ سے آنسو صاف کرتے ہوئے بچوں کو بہلانے کے لئے ان سے پیار کرتی ہے انہیں گود میں بٹھاتی ہے اور انہیں بتاتی ہے کہ تمہارے ابو تمہارے پیارے ابو یہ گھر چھوڑ کر کسی اور گھر میں چلے گئے ہیں لیکن وہ اب اس گھر میں نہیں آئیں گے لیکن ہم ضرور ان کے پاس کسی دن جائیں گے۔ تمہارے ابو کا نیا گھر بہت اچھا ہے لیکن بچے حیران ہیں کہ ماں کی آنکھوں میں آنسو کیوں جاری ہیں؟ بات کیا ہے؟ ہمارے ابو کو کیا ہو گیا ہے؟ وہ کہاں گئے ہیں؟ ان کا اصرار ہے کہ ہمیں بھی ان کا گھر دکھائیں۔ مجبوراً ماں بچوں کو ساتھ لے کر ان کے پیارے ابو کی قبر پر لے جاتی ہے۔ بچے پریشان ہیں کہ ابو کو کیوں مٹی میں دفن کر دیا گیا ہے؟ یہ سوچیں بچوں کے لئے ایک معمہ ہیں۔ لیکن انہیں امید رہتی ہے کہ کوئی آئے ان سے پیار کرے ان کے لئے مٹھائی اور تحفے لائے۔ والد کی وفات کے بعد وہ بچے اور عزیز و اقارب خوش قسمت ہیں جو ان بچوں کو سنبھال لیتے ہیں ان کی ضروریات کا خیال رکھتے ہیں لیکن وہ بچے جن کو اس بات کی انتظار رہتی ہے کہ کوئی ہمیں پوچھے ہمیں پڑھنے کے لئے ہماری مدد کرے ہماری ضروریات کا خیال رکھے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان یتیم ہونے والے بچوں کے لئے جماعت احمدیہ کی ایک صدی مکمل ہونے پر ایک مضبوط نظام قائم کرنے کا اعلان کیا" جسے کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ" کا نام دیا گیا۔ ابتدا میں ارادہ یہ تھا کہ یتیم ہونے والے بچوں کو ایک جگہ رکھ کر کفالت کی جائے لیکن بعض مجبوریوں کی وجہ سے ایسا ممکن نہ ہوا۔ اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا کہ بچوں کو ان کے گھروں میں ہی ان کی ماں یا دوسرے رشتہ داروں کے پاس ہی رہنے دیا جائے۔ لیکن ان کی کفالت کے لئے وظیفہ مقرر کر دیا جائے۔

"کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ" نے اپنا دفتر دارالضیافت میں 1991ء میں قائم کیا اور بچوں کی مدد کے لئے درخواستیں لینے اور ان کا وظیفہ ان کے گھروں تک پہنچانے کا کام شروع ہوا۔ پاکستان کے طول و عرض سے یتیم ہونے والے بچوں کے کوائف دفتر میں پہنچنے کے بعد اس کو کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ کے اجلاس میں پیش کیا جاتا ہے جہاں اس امر کا فیصلہ ہوتا ہے کہ انہیں وظیفہ دیا جائے یہ فیصلہ ان کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا جاتا ہے۔ پھر سال میں کم از کم ایک مرتبہ کمیٹی کا نمائندہ بغرض تربیت ان سے رابطہ کرتا ہے۔ "کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ" کی طرف سے بچوں کا وظیفہ ربوہ میں ان کے گھروں تک پہنچایا جاتا ہے اور ربوہ سے باہر رہنے والوں کو منی آرڈر کے ذریعہ رقم بھجوا دی جاتی ہے۔ وظائف کے لئے یہ رقوم احمدی مرد اور عورتیں عطیات دیکر کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ کے نام جمع کرواتے ہیں۔ طریق یہ ہے کہ آپ اپنی مالی استطاعت کے مطابق ماہانہ ایک رقم مقرر کر دیں یا ایک یتیم بچے کا خرچ جو حالات کے مطابق 500 روپے 700 روپے یا ایک ہزار روپیہ ہے ہر ماہ امانت کفالت یکصد یتامیٰ میں جمع کروا دیں مقامی طور پر، خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں یا دفتر سے بھی رابطہ کر کے جمع کروا سکتے ہیں۔

یتیم بچوں کی امداد کے لئے آپ بھی آگے بڑھیں اور اس فنڈ کو اپنے عطیہ سے مضبوط کریں اس وقت چار سو خاندانوں کے 1300 بچے زیر کفالت ہیں۔ اگر آپ کو مزید معلومات درکار ہیں تو "سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ" کو خط لکھ کر حاصل کر سکتے ہیں لیکن اس کار خیر میں حصہ لینے میں دیر نہ کریں اس راہ میں عطیات دینے سے آپ کے مال میں اللہ تعالیٰ بہت برکتیں دے گا اور آپ کے بچوں کے ساتھ یہ یتیم ہونے والے بچے بھی بڑھیں گے پھولیں گے اور آپ کے لئے مجسم دعا بن جائیں گے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ)

اہل ربوہ کے لئے نصیحت

○ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

"انہیں بعض شرائط اور قواعد و ضوابط کی پابندی کرنی ہوگی۔ مثلاً ہر شخص کو خواہ اس کی تجارت کو نقصان ہو، یا اس کے کاروبار پر اس کا اثر پڑے سال میں ایک ماہ خدمت دین کے لئے ضرور وقف کرنا ہوگا"

الفضل 20۔ اپریل 1949ء صفحہ 4 فرمودہ 16۔ اپریل 1949ء

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترم احمد مستنصر صاحب قمر مربی سلسلہ واستاد جامعہ احمدیہ اطلاع دیتے ہیں کہ:

مکرم محمد رافع خان صاحب (دارالنصر غربی حلقہ اقبال) ابن مکرم مولوی نذر احمد خان صاحب مرحوم (کارکن دفتر امور عامہ) کو ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے بائیں طرف فالج کا حملہ ہوا ہے۔ ان کو ساحل ہسپتال فیصل آباد میں داخل کروایا گیا ہے۔ ڈاکٹرز کے مطابق طبیعت بہتری کی طرف مائل ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مزید پیچیدگیوں سے بچائے اور صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

○ مکرم ارشاد احمد خان پنشنر صدر انجمن احمدیہ محلہ دارالعلوم غربی ربوہ لکھتے ہیں میرے بیٹے عزیز ممتاز احمد آف لاہور عرصہ چھ ماہ سے صاحب فراش ہیں۔ اور حمید لطیف ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے خصوصی دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم عزیز کو کامل شفا عطا فرمائے۔ اور مزید ہر قسم کی پیچیدگیوں سے بھی اپنے فضل سے نجات بخشے آمین۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم عبدالرحمن سیفی صاحب ناظم انصاراللہ فیصل آباد لکھتے ہیں:

مکرم رفیقہ بی بی صاحبہ زوجہ مکرم رانا محمد صدیق صاحب (پہلوان) چک نمبر 60ج، ب شہباز پور فیصل آباد مورخہ 9 اگست 2001ء بروز جمعرات حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے 65 سال کی عمر میں وفات پاگئیں ہیں۔ مرحومہ کی بلندی درجات کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم محمد اختر صاحب دارالیمن غربی ربوہ لکھتے ہیں۔ میری بھاوجہ صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد اسلم صاحب آف شاہدرہ ٹاؤن 2 ماہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ 22 اگست کو انتقال کر گئیں۔ مرحومہ کی عمر 67 سال تھی۔ ان کا جنازہ شاہدرہ میں ہی صدر جماعت گلشن راوی چوہدری نصیر احمد صاحب نے 23 اگست کو دس بجے پڑھایا اور وہاں ہی تدفین عمل میں آئی۔

مرحومہ نے پسماندگان میں پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق سے نوازے۔

ولادت

مکرم محمد یٰسین خان صاحب وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو خدا تعالیٰ نے مورخہ 2 ستمبر 2001ء بروز اتوار بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچے کا نام "محمد اسامہ خان" عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود محترم سید جماعت علی شاہ صاحب انسپکٹر بیت المال آمد کا نواسہ ہے۔ دعا کی درخواست ہے۔

تقریب آمین

مکرم چوہدری محمد علی صاحب مرحوم ریلوے کے تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کے دو بچوں عزیزان حنان احمد اور ماریہ قدیر کی ختم قرآن پر آمین کی تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں صدر صاحبہ لجنہ مقامی۔ 7 لجنات 13 ناصرات اور 11 اطفال نے شرکت کی۔ موقعہ کی مناسبت سے مکرم سلطان احمد عامر صاحب مربی سلسلہ نے نصائح کیں۔ اور دعا پر تقریب کا اختتام ہوا۔

بقیہ صفحہ 6

موجود تھی۔ پس امریکہ اور آسٹریلیا کے لوگوں کے متعلق ہم کچھ نہیں کہہ سکتے کہ وہ اس آخری آدم کی اولاد میں سے ہیں یا کسی دوسرے آدم کی اولاد میں سے ہیں۔

(الحکم 30 مئی 1908ء)

30 ستمبر 1983ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے براعظم آسٹریلیا میں پہلی احمدیہ بیت الذکر اور مشن ہاؤس کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے جمعہ کے روز جو معرکۃ الآراء خطاب فرمایا اس میں آپ نے آسٹریلیا کے قدیم باشندوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اب میں ایک اور اہم امر کی طرف آپ کی توجہ مرکوز کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ تمام نو آبادیات کے ساتھ نو آبادیات میں بسنے والے قدیم باشندوں کے خلاف شدید مظالم کی داستانیں بھی وابستہ ہوا کرتی ہیں۔ چنانچہ آسٹریلیا کی جغرافیائی تسخیر کے ساتھ بھی انتہائی ظلم کی ایسی ہی داستانیں وابستہ ہیں۔ آسٹریلیا میں آباد ہونے والی نو آباد قوموں نے پرانی قوموں سے یہاں تک بہیمانہ سلوک کیا کہ ان کی شکاری ٹولیاں ہتھیاروں سے مسلح ہو کر جنگلوں کی طرف پرانے باشندوں کے شکار کے لئے نکل کھڑی ہوتی تھیں اور جنگلی جانوروں کی طرح ان کو گولیوں کا نشانہ بنا کر یہ مقابلے ہوتے تھے کہ کسی شکاری نے کتنے زیادہ پرانے باشندوں کا شکار کیا ہے۔ یہ ظلم کسی لڑاکا قوم کے خلاف روا نہیں رکھا گیا بلکہ مورخین ہمیں بتاتے ہیں کہ آسٹریلیا کے قدیم باشندے تو جنگجو اور خونخوار نہیں تھے بلکہ نہایت امن پسند صلح کل لوگ تھے۔"

(الفضل یکم اکتوبر 1983ء)

بقیہ صفحہ 8

خدشہ ہے۔ نیویارک کے ذرائع کا کہنا ہے کہ 300 سے زیادہ افراد پر مشتمل آگ بجھانے کا عملہ اور 78 پولیس آفیسروں کے بارے میں خدشہ ہے کہ وہ اس وقت ہلاک ہوگئے جب ورلڈ ٹریڈ سنٹر کے ٹاورز میں بوس ہوئے۔

اسامہ بن لادن کے ملوث ہونے کی علامات۔ امریکی انٹیلی جنس کے افسران نے سی این این کو بتایا کہ اس امر کے واضح شواہد ملے ہیں کہ اسامہ بن لادن سے منسلک لوگ ان حملوں کے ذمہ دار ہیں۔ افغانستان نے اس امر کی تردید کی ہے کہ ان حملوں کا اسامہ بن لادن ذمہ دار ہے۔ امریکی افسران نے کہا ہے کہ ہم اسامہ کے علاوہ دیگر امکانات پر بھی غور کر رہے ہیں۔

ہائی جیکروں کا اسلحہ۔ طیارے کو اغوا کرنے والے ہائی جیکروں کے بارے میں طیارے میں موجود بعض ایسے لوگوں نے جن کے پاس موبائل فون تھے اپنے دوستوں کو بتایا کہ ہائی جیکر چاقوؤں سے مسلح ہیں۔

اسلام آباد میں امریکی سفارت خانے کے راستے سیل۔ امریکہ میں دھماکوں اور تباہی کے بعد پاکستان میں خصوصاً وفاقی دارالحکومت میں امریکیوں اور مغربی سفارت کاروں کی سیکیورٹی سخت کر دی گئی ہے۔ جبکہ غیر ملکی سفارت کاروں کی تمام مصروفیات کو منسوخ کرتے ہوئے انہیں ان کی رہائش گاہوں تک محدود کر دیا گیا ہے۔

دہشت گردی کیسے ہوئی کچھ نہیں جانتے۔ پاکستان میں مقیم امریکی ترجمان نے کہا ہے کہ ہمیں کچھ معلوم نہیں کہ امریکہ میں دہشت گردی کا واقعہ کیسے رونما ہوا ہے۔ ہم اس پر تبصرہ کرکے ابہام پیدا نہیں کرنا چاہتے۔

اسامہ ملوث نہیں ہے۔ پاکستان میں افغانستان کے سفیر نے واشنگٹن میں ہونے والی تباہی اور شہریوں کی ہلاکتوں کے واقعہ کی مذمت کی ہے انہوں نے کہا کہ اس واقعہ میں اسامہ ملوث نہیں ہے۔ طالبان انتظامیہ اسامہ سمیت کسی دوسرے شخص کو دوسرے ممالک کے خلاف اپنی زمین اور وسائل استعمال کرنے کی اجازت نہیں دے سکتی۔ انہوں نے مزید کہا امریکہ کو سوچے سمجھے بغیر کسی ملک کے خلاف ایکشن نہیں لینا چاہئے۔ ٹھوس بنیادوں پر تحقیقات کے بعد قدم اٹھائے۔

امریکہ کے دکھ میں برابر کے شریک ہیں۔ پاکستان نے نیویارک اور واشنگٹن میں ہونے والی دہشت گردی پر گہرے دکھ اور رنج کا اظہار کیا ہے صدر و چیف ایگزیکٹو جنرل مشرف نے دہشت گردی کے واقعات کی اطلاع ملنے پر پی ٹی وی پر قوم سے مختصر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستانی عوام اور حکومت امریکی کے دکھ میں برابر کے شریک ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہونے والی ہلاکتوں کی پاکستان شدید مذمت کرتا ہے۔ اور ہمیں امریکی عوام اور حکومت سے ہمدردی ہے۔

پاکستان سے امریکہ جانے والی پروازیں منسوخ۔ پی آئی اے نے امریکہ جانے والی تمام پروازیں منسوخ کر دی ہیں اور مسافروں کو ائرپورٹ حکام سے رجوع کرنے کی ہدایات جاری کی ہیں۔ یہ اقدام امریکی ہوائی اڈے بند ہوجانے کے بعد کیا گیا۔

ہاؤس رینٹ ختم کرنے کا فیصلہ۔ وفاقی حکومت کی طرف سے سرکاری ملازمین کو دیئے جانے والے سلیکشن گریڈ۔ موو اوور گزارہ الاؤنس اور دیگر مراعات پہلے ہی ختم کی جاچکی ہیں اب ہاؤس رینٹ بھی ختم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

بقیہ صفحہ 4

پھول رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے سربراہ اکثر دوسرے ملکوں، براعظموں کا دورہ کرتے رہتے ہیں۔ اور احمدیہ انٹرنیشنل ٹیلیویژن نیٹ ورک (ایم ٹی اے) اپنی چوبیس گھنٹے کی روزانہ نشریات دنیا کے چاروں کونوں میں آٹھ مختلف زبانوں میں ایک ساتھ ٹیلی کاسٹ کرتا ہے۔

مزید برآں 1984ء میں جماعت احمدیہ کے 82 ممالک میں مشن ہاؤسز قائم تھے لیکن اب ان ملکوں کی تعداد 170 ہو گئی ہے۔ اور آج مختلف ملکوں میں جماعت احمدیہ کے سالانہ کنونشنز میں شرکت کرنے والے افراد کی تعداد 2000ء میں یہ تھی۔ انگلستان 23,500 (تئیس ہزار پانچ سو) جرمنی 33,700 (تینتیس ہزار سات سو) انڈونیشیا 16,600 (سولہ ہزار چھ سو)۔

یہ صرف احمدیوں کے اپنے مادر وطن پاکستان ہی میں امتیازی سلوک روا رکھا جارہا ہے۔ اور آپ کے مضمون نگار نے صحیح لکھا ہے کہ "یہاں پر احمدی شہریوں کو پاک و مصفی کرنے کی خاطر انہیں مسلسل "عالم برزخ" میں رکھا جاتا ہے۔"

(نیوز لائن فروری 2001ء)

ہر قسم کی قے، اُلٹی، پیٹ درد، مروڑ کا موثر علاج
پیٹ درد۔ قے GHP-370/GH
20ML قطرے یا 20 گرام گولیاں۔ قیمت =/25
عزیز ہومیو پیتھک ربوہ فون 212399

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958ء
فون 211538
خورشید
طلبہ اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے نعمت سے کم نہیں
حب مقوی دماغ۔ معجون مقوی دماغ۔ پھکی منڈی
تینوں زبردست "برین ٹانک" ہیں
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

خبریں

ربوہ: 12 ستمبر گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 17 زیادہ سے زیادہ 42 درجے سنٹی گریڈ
☆ جمعرات 13- ستمبر- غروب آفتاب: 6-20
☆ جمعہ 14- ستمبر - طلوع فجر : 4-27
☆ جمعہ 14- ستمبر- طلوع آفتاب: 5-49

امریکہ میں تاریخ کی بڑی تباہی - امریکہ، تاریخ کی بڑی اور بدترین تباہی سے دوچار ہوا ہے- نیویارک اور واشنگٹن کی اہم ترین عمارتیں طیاروں کے ٹکرانے سے تباہ ہوگئیں- ہزاروں افراد مارے گئے- ایوان صدر اور وائٹ ہاؤس سمیت تمام سرکاری عمارتیں خالی کرالی گئیں- پورے ملک میں افراتفری مچ گئی- تفصیلات کے مطابق دو طیارے الگ الگ نیویارک کی مشہور زمانہ عمارت ورلڈ ٹریڈ سنٹر سے ٹکرا دیئے گئے- دیکھتے ہی دیکھتے دنیا کی بلند ترین 110 منزلہ عمارت شعلوں کی لپیٹ میں آگئی اور پھر زمین بوس ہوگئی- جبکہ واشنگٹن میں محکمہ دفاع پینٹاگون کی عمارت سے ایک طیارہ ٹکرانے سے عمارت میں آگ لگ گئی- بعد ازاں امریکی محکمہ خارجہ کے باہر ایک کار بم دھماکہ ہوا جبکہ ایک طیارہ پنسلوانیا میں گر کر تباہ ہوگیا- تمام طیارے ہائی جیک کئے گئے تھے-

واشنگٹن اور نیویارک میں ایمرجنسی اور انتظامات واشنگٹن اور نیویارک میں ایمرجنسی کے نفاذ کے ساتھ ساتھ متعدد حفاظتی اقدامات کئے گئے- لوگوں نے پناہ کی تلاش میں شہر خالی کر دیئے- ملک بھر میں تمام ہوائی اڈے بند کر کے تمام پروازیں معطل کر دی گئیں- نیویارک میں اقوام متحدہ کی عمارت بھی خالی کرا لی گئی- امریکہ نے فضائی حدود بند کر کے تمام بین الاقوامی پروازوں کا رخ کینیڈا کی جانب موڑ دیا- جبکہ تمام طیارے گراؤنڈ کر دیئے گئے ہیں نیویارک کے ہسپتال زخمیوں اور لاشوں سے بھرے پڑے ہیں- ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی عمارت سے ٹکرانے والے ایک طیارے میں 156 افراد سوار تھے جو موقع پر مارے گئے-

امریکی سرحد سیل - امریکہ نے دہشت گردی کے حملوں کے بعد میکسیکو کے ساتھ اپنی سرحد سیل کر دی ہے- جبکہ کینیڈا نے بھی تمام ہوائی اڈے بند کر دیئے ہیں-

پوری دنیا میں ہنگامی حالت - نیویارک اور واشنگٹن میں دھماکوں کے بعد پوری دنیا میں ہنگامی حالت کی سی کیفیت پیدا ہوگئی ہے- بڑے بڑے شہروں اور دارالحکومتوں میں ہائی الرٹ کا اعلان کر دیا گیا ہے- روس، برطانیہ، فرانس اور یورپی ممالک سمیت اہم ملکوں نے دہشت گردی کے پیش نظر سیکیورٹی انتہائی سخت کر دی ہے- امریکہ کی طرف جانے والی ہر قسم کی پرواز روک دی گئی ہے-

حملہ آوروں کو نہیں چھوڑیں گے - امریکی صدر جارج واکر بش نے کہا ہے کہ نیویارک اور واشنگٹن میں دھماکے کرنے والوں کو نہیں چھوڑیں گے- انہوں نے کہا کہ ان دھماکوں کی منصوبہ بندی کرنے والوں کی تلاش کے لئے تمام وسائل بروئے کار لائیں گے- بش نے مزید کہا میری حکومت دہشت گردوں کے آگے نہیں جھکے گی- انہوں نے کہا کہ میری قوم کے خلاف دہشت گردی باقی نہیں رہے گی-

شکاگو سے نیویارک جانے والا طیارہ پنسلوانیا میں تباہ - شکاگو سے نیویارک جانے والے 747 جیٹ لائنز مغربی پنسلوانیا میں سمرٹ کاؤنٹی میں گر کر تباہ ہوگیا- یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ کیا اس حادثہ کا تعلق بھی امریکہ میں آنے والی دہشت گردی کے حملوں سے ہے یا یہ عام حادثہ ہے-

تباہ ہونے والا علاقہ ممنوعہ ائرسپیس تھا - سی این این نے بتایا ہے کہ طیاروں میں سے ایک طیارہ امریکن ائرلائنز کا کمرشل جیٹ تھا جو بوسٹن سے اڑ کر آیا تھا- فیڈرل ایوی ایشن ایڈمنسٹریشن کی ترجمان لارا براؤن نے بتایا کہ اتھارٹی اس بارے میں حقائق اکٹھے کر رہی ہے- انہوں نے بتایا کہ اس علاقے میں کسی طیارے کو اڑنے کی اجازت نہیں تھی اور یہ ممنوعہ ائرسپیس تھی- نیشنل ٹرانسپورٹیشن سیفٹی بورڈ کے ترجمان ایرا فرمن نے عندیہ دیا ہے کہ یہ طیارے محض حادثاتی طور پر نہیں ٹکرائے کیونکہ ادھر نارمل ائرٹریفک نہیں ہے-

ہائی جیکر طیارے خود اڑا رہے تھے - ہائی جیکروں کے بارے میں ایک موبائل فون پر بات کرنے والی خاتون نے بتایا کہ وہ 3 سے 5 گروپ میں کام کر رہے تھے- ایک ماہر نے اس خیال کا اظہار کیا کہ ہائی جیکر طیاروں کو خود اڑا رہے تھے ورنہ کوئی امریکن پائلٹ طیارے کو بلڈنگ سے نہیں ٹکرا سکتا، چاہے اس کے سر پر پستول ہی کیوں نہ رکھا ہو-

عالمی سٹاک مارکیٹیں کریش - امریکہ کی اہم عمارتوں پر حملے کے نتیجے میں کئی ملکوں کی سٹاک مارکیٹیں کریش ہوگئیں- اور تیل اور سونے کی قیمتیں چڑھ گئیں- امریکہ میں تمام تجارت بند ہوگئی ہے- جرمنی کی تمام سٹاک مارکیٹیں 9.6 فیصد پیرس 5.74 فیصد اور لندن کی سٹاک مارکیٹیں 3 فیصد گر گئیں- حملوں کے بعد لندن سٹاک مارکیٹ خالی کرالی گئی- ٹوکیو اور ماسکو کی سٹاک مارکیٹوں میں بھی بھاری خسارہ ہوا- یورو کی قدر بڑھ گئی- بی بی سی کے مطابق حملوں کے بعد عالمی سٹاک مارکیٹوں میں افراتفری مچ گئی- شیئرز کے بھاؤ تیزی سے نیچے گرے- عالمی منڈی میں ڈالر کی قیمت گر گئی-

امریکی انٹیلی جنس مکمل طور پر ناکام ہوگئی - امریکہ کی اہم تنصیبات پر حملوں پر تبصرہ کرتے ہوئے بی بی سی کا کہنا ہے کہ دہشت گردی کے ان حملوں اور تباہی نے واضح کر دیا ہے کہ امریکی انٹیلی جنس مکمل طور پر ناکام ہوگئی ہے- بی بی سی کے مطابق امریکہ پر ہونے والے حملوں کے بارے میں امریکہ کے سیکیورٹی کے اداروں کو کچھ پتہ نہیں چل سکا اور وہ کسی بڑے حملے کے امکان کو محسوس نہیں کر رہے تھے- بی بی سی کا کہنا ہے کہ ایف بی آئی اور ساری انٹیلی جنس سروسز کو کچھ پتہ نہیں تھا- صرف اتنا معلوم تھا کہ تین جہازوں میں سے دو بوسٹن سے اور تیسرے کو کچھ پتہ نہیں کہاں سے اغوا کیا گیا- اس وقت امریکہ کی تمام تر انٹیلی جنس ایجنسیوں کی ناکامی سامنے آئی ہے-

مختلف ممالک کی شدید مذمت - ٹریڈ سنٹر اور امریکی محکمہ دفاع پینٹاگون میں ہونے والی دہشت گردی کی دنیا کے مختلف ممالک نے شدید مذمت کی ہے- فرانس، جرمنی، برطانیہ، روس، جاپان نے اسے بزدلانہ فعل قرار دیا ہے- فلسطین کے صدر یاسر عرفات نے ہوائی جہاز کے حملوں کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ انہیں اس سے گہرا صدمہ ہوا ہے برطانوی وزیراعظم ٹونی بلیئر نے ہوائی حملوں کو ہولناک قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ عالمی رہنماؤں کو دہشت گردی کے خلاف جنگ لڑنا ہوگی-

امریکہ میں تمام تجارتی مراکز بند - امریکہ میں دہشت گردی کے بعد نیویارک سٹاک ایکسچینج سمیت ملک بھر کے تمام تجارتی مراکز میں بھی کاروبار بند ہوگیا ہے- جبکہ وائٹ ہاؤس، سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ، کیپیٹل ہل، وزارت خزانہ، وزارت انصاف، اور اقوام متحدہ کے صدر دفاتر بھی خالی کرالئے گئے-

ہزاروں کی ہلاکت کا خدشہ - سی این این نے خبر دی ہے کہ صدر بش نے کہا ہے کہ ٹکرانے والے طیاروں کے 266 مسافروں کے علاوہ ہزاروں افراد کی ہلاکت کا

باقی صفحہ 7 پر

العطاء جیولرز
DT-145-C کری روڈ
ٹرانسفارمر چوک راولپنڈی
پروپرائیٹر- طاہر محمود
4844986

For Genuine TOYOTA Parts
AL-FURQAN
MOTORS PVT LIMITED
Ph:
021- 7724606
7724607, 7724609
47- Tibet Centre
M.A. Jinnah Road,
KARACHI

TOYOTA, DAIHATSU
ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
فون نمبر
021- 7724606
7724607
7724609
47- تبت سنٹر ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر 3

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61